آپ کی عمر شریف اُس سن کو پہنچی کہ آپ کی کچھ تعلیم کیجائے تو آپ کے باپ حضرت سید عبد اللہؒ نے آپ کو شیخ دانیالؒ کے مدرسہ میں بٹھایا بالغ ہونے کے پہلے آپ بہت بڑے عالم ہوگئے۔ شیخ کے مدرسہ میں بڑے بڑے علماء آتے تھے اور آپ کی تقریر سے عاجز ہوتے تھے اخیر میں آپ کو اسد العلماء کا خطاب دیا آپ کا شہرہ دور دور کے ملکوں میں ہوگیا تھا کہ آپ کم عمر ہی میں بہت بڑے عالم ہیں۔ اس کے بعد آپ ہمیشہ خدا کی یاد میں رہتے دنیا کے کام کاج سے آپ بیخبر رہتے تھے نماز کے وقتوں میں آپ کو اس عالم کی خبر ہوتی تھی اور وضو کرکے نماز ادا فرماتے تھے بارہ برس تک آپ کی یہی حالت رہی اس زمانہ میں آپ کی خوراک بہت کم تھی۔

سوال۔ آپ کے کیا اخلاق تھے۔

جواب۔ آپ بہت سچے وعدہ کے پکے۔ غریبوں کے غمخوار ناداروں کے مددگار سخی۔ جواں مرد۔ حیادار۔ بڑے دانشمند و ہوشیار۔ نہایت عابد۔ پرہیزگار۔ امانت دار شخص تھے۔ غرض آپ کے اخلاق وہی تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق تھے۔ اور آپ کے صفات وہی تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات تھے۔

سوال حضرت نے اپنے مہدی موعود ہونے کا کب دعوے فرمایا۔

جواب۔ جب آپ کی عمر چالیس برس کی ہوئی آپ نے خدا کے حکم سے اپنے مہدی موعود ہونے کا دعوے فرمایا۔

سوال۔ آپ کو خدا کا حکم کس طرح ہوا کرتا تھا۔

جواب۔ آپ کو جبریلؑ کے واسطے سے تعلیم نہیں ہوتی تھی بلکہ آپ کو اللہ تعالے سے بلا واسطہ تعلیم ہوتی تھی۔ آپ جو کچھ فرماتے اور کام کرتے تھے خدا کے حکم سے

فرماتے اور کرتے تھے چنانچہ آپ سے یہ روایت مروی ہے کہ مجھ کو ہر روز اللہ تعالیٰ سے نئی تعلیم ہوتی ہے۔ اور میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے

سوال۔ آپ کو کس وجہ سے بلا واسطہ تعلیم ہوتی تھی اور جبرئیلؑ کے واسطہ کیوں نہیں ہوتی تھی۔

جواب۔ پہلے ثابت ہو چکا ہے کہ جس کو جبرئیلؑ کے واسطے سے تعلیم ہوتی ہے وہ نبی ہوتا ہے اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی اور آپ خاتم نبوت ہیں پس اگر مہدیؑ کو بھی جبرئیلؑ کے واسطے سے تعلیم ہو گی تو آپ نبی ہو جائیں گے اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہیں رہ سکیں گے حالانکہ قرآن شریف سے آپکا خاتم الانبیا ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ غرض امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی شخص کے لئے تعلیم جبرئیلؑ قابل تسلیم نہیں ہے۔ اسی واسطے مہدیؑ نے یہ دعوے کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے خود بلا واسطہ تعلیم دیتا ہے۔

سوال۔ جب حضرت مہدیؑ نے اپنے مہدی موعود ہونے کا دعوے فرمایا تو حضرتؑ کے دعوے کے کیا الفاظ تھے۔

جواب۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے دعوے کے یہ الفاظ تھے کہ مجھ پر جو شخص ایمان لایا وہ مومن ہے اور جس نے میرا انکار کیا وہ کافر ہے۔

سوال۔ کیا یہ کفر شرعی ہوگا۔

جواب۔ بیشک یہ کفر شرعی ہوگا۔ کیونکہ خلیفۃ اللہ کا انکار کفر شرعی ہے۔

سوال۔ حضرت مہدیؑ نے مہدی ہونے کے دعوے پر کیا دلیل فرمائی ہے۔

جواب۔ دو دلیلیں پیش کی ہیں۔ ایک اتباع خدا دوسری اتباع محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

وما توفیقی الا باللہ وحسبی ونعم الوکیل
اللہ کا شکر ہے کہ کمسن اطفال فرقۂ مہدویہ
کی تعلیم کے لئے رسالۂ نافعہ موسوم بہ
العقاید
حصۂ دوم
من تالیفات عالیجناب مولانا مولوی سید اشرف صاحب شمسی مدرس دارالعلوم سرکار عالی
باہتمام سید عبد اللہ احمد یٰسین میاں کے طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال۔ ولی کی کیا تعریف ہے۔
جواب۔ جس کو اللہ تعالیٰ سے نزدیکی ہے وہی ولی ہے۔
سوال۔ اللہ تعالیٰ سے نزدیکی کس کام کے کرنے سے ہوتی ہے۔
جواب۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہوتی ہے۔ جیسا جیسا پیروی بڑھتی جائے گی ویسا ویسا اللہ تعالیٰ سے نزدیکی زیادہ ہوتی جائیگی
سوال۔ ولی کے کتنے قسم ہیں۔
جواب۔ ولی کامل ولی ناقص۔ ولی کامل وہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں کامل ہو۔ اور ولی ناقص وہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ناقص ہو۔
سوال۔ کن کن چیزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ضرورت ہے
جواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل وحال میں پیروی چاہیے

قول میں پیروی کرنے کا یہ مطلب ہے کہ سچ کہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کاموں کے کرنے کا حکم فرمایا ہے انھیں کاموں کے کرنے کا حکم کرے اور جن چیزوں کے نہ کرنے کا حکم فرمایا ہے ان کو منع کرے اور فعل میں پیروی کرنیکے یہ معنی ہیں کہ جو عبادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے وہی عبادت کرے اور جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاملہ فرماتے تھے اسی طرح معاملہ کرے۔ اور حال میں پیروی کرنے کا یہ مطلب ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حالت تھی اپنے میں پیدا کرے۔

سوال۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا حالت تھی۔

جواب۔ آپ کی تین حالتیں ہیں۔ بشری۔ ملکی۔ حقی۔ بشری حالت کے یہ معنی ہیں کہ آپ کو بھی بشری ضرورتیں تھیں۔ مثلاً کھانا۔ پینا۔ سونا وغیرہ مگر بات یہ تھی کہ آپ اپنی خواہش سے کم کھاتے پیتے تھے اور خواہش سے کم آرام فرماتے تھے اور دوسری ضرورتیں بھی اسی طرح کی تھیں۔ دوسری حالت ملکی ہے اس حالت سے یہ مطلب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی ہوتی تھی یعنے آپ فرشتوں سے بات چیت کرتے تھے اور فرشتے آپ کو دکھائی دیتے تھے اور آپ کے پاس آتے جاتے تھے۔ آپ کا جسم صفائی اور پاکی میں فرشتوں کے جسم کے برابر بلکہ بڑھکر تھا اسی واسطے آپ نے آسمانوں کی سیر کی اور جبرئیل علیہ السلام جس جگہ نہیں جا سکتے تھے اس جگہ حضرت پہنچے تھے۔ تیسری حالت آپ کی حقی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ مجھے اللہ تعالی کے ساتھ ایسی نزدیکی ہو جاتی ہے کہ اس جگہ کوئی مقرب فرشتہ اور بڑا پیغمبر نہیں پہنچ سکتا۔ اور صحیح حدیثوں میں ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں خدا کو دیکھا ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے

غرض ان تینوں حالتوں میں جس نے برابر پیروی کی وہ کامل ولی ہے اور جس نے برابر پیروی نہیں کی وہ ناقص رہ گیا۔ ایسا شخص ولی کامل نہیں ہے۔

سوال۔ حضرات اولیاء کاملین میں سب سے بڑا اور صاحب مرتبہ ولی کون ہے

جواب۔ وہ ولی سب اولیاء اللہ میں بزرگ ہے جو خود کامل ہوا اور دوسروں کو اپنی تعلیم سے کامل کردے۔

سوال۔ کیا ہر انسان اللہ تعالی کی عبادت کرنے اور خدا کی راہ میں محنتیں اٹھانے اور زیادہ ریاضت سے ولایت حاصل کرسکتا ہے۔

جواب۔ عبادت اور خدا کی راہ میں محنت کرنے سے عام ولایت کے حاصل ہونے کی امید کیجا سکتی ہے۔ مگر خاص ولایت حاصل نہیں ہوتی۔

سوال۔ ولایت کے کتنے قسم ہیں۔

جواب۔ ولایت عامہ ولایت خاصہ۔ ولایت عامہ تو سمجھ میں آگئی ہوگی۔ مگر ولایت خاصہ وہ ہے۔ جو عبادت و محنت سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ ولایت اوسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جس کو اللہ تعالی اپنے فضل سے عنایت کرتا ہے یہ ولایت وہبی ہے کسبی نہیں ہے۔ اس ولایت کی حالت وہی ہے جیسا کہ نبوت کی حالت ہے۔ پس جس طرح کہ نبوت عبادت اور محنت سے نہیں حاصل ہوسکتی اسی طرح یہ ولایت خاصہ بھی عبادت اور محنت سے نہیں حاصل ہوسکتی۔ یہ برگزیدہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع تام ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا وارث ہوتا ہے۔

سوال۔ تابع تام کس کو کہتے ہیں۔

جواب۔ تابع تام وہ شخص ہے جس کا عمل وہی ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا اور جس کا حال وہی ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال تھا اور جسکی

دعوت وہی ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت تھی۔

سوال۔ جو شخص اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریگا تو اس سے خطا کاہے کو ہوگی

جواب۔ وہ خطا سے معصوم ہے۔ اللہ تعالی کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے طرف بلاتے تھے۔ پس اس کے قول و فعل میں کبھی خطا نہ ہوگی کیونکہ جو شخص یہ دعوی کرے کہ میں مثل پیغمبروں کے اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور اس دعوے پر معجزے بھی بتاتا ہے تو اس کی تصدیق اور اس پر ایمان لانا فرض ہو جاتا ہے پھر اگر اس سے خطا بھی ہوتی تو اسپر ایمان لانا فرض نہ ہوگا

سوال۔ کیا کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی صاحب دعوت پیدا ہوگا۔

جواب۔ بیشک پیدا ہوگا۔

سوال۔ کیا ایسے شخص کے پیدا ہونے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے

جواب۔ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے پیدا ہونے کی خبر دی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ میرے بعد میری امت کی ہدایت کے لئے ایک شخص اللہ کا خلیفہ پیدا ہوگا اور اس کا لقب مہدی ہے تم لوگوں پر فرض ہے کہ اس کے ہاتھ پر بیعت کرو۔ یہ حدیث کتاب سنن ابن ماجہ میں حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے اور مشکوۃ شریف میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کیونکر ہلاک ہوگی کہ میری امت کے پہلے حصہ میں میں موجود ہوں اور آخرین امت یعنے امت کے پچھلے حصہ میں عیسی علیہ السلام آئیں گے اور میری امت کے درمیانی حصہ میں مہدی علیہ السلام ہونگے۔ اور نیز ابو داؤد میں مروی ہے کہ مہدی علیہ السلام سیر خلق کے مانند

اور نیز حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ مہدیؑ پر دین ختم ہو جائیگا۔ یعنی مہدی احکام دین کو ختم کریگا۔ غرض اس طرح کی بہت سی روایتیں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک خلیفۂ خدا پیدا ہوگا اور اللہ کی طرف لوگوں کو بلائیگا اور دین اسی پہ پورا ہوگا۔

سوال۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر بھی دی ہے کہ یہ شخص معصوم ہوگا

جواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ یہ شخص جس کا لقب مہدی ہے میری اولاد سے ہوگا میرے قدم پہ چلے گا کبھی خطا نہیں کریگا۔ پس مہدیؑ کا معصوم ہونا ثابت ہے اور نیز فرمایا ہے کہ مہدیؑ خلیفۃ اللہ ہیں اور جو شخص خلیفۃ اللہ ہے اوسکا معصوم ہونا ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالی کی خلافت اور معصیت ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ اوسکا ہر طرح سے پاک ہونا ضرور ہے۔

سوال۔ خلیفۃ اللہ میں کیا صفتیں ہوتی ہیں۔

جواب۔ اس کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ خطا سے معصوم ہو اور مہدیؑ میں یہ صفت موجود ہے۔

سوال۔ خلیفۃ اللہ کی کیا تعریف ہے۔

جواب۔ اس کی تعریف پہلے بیان ہو چکی ہے کہ اسمیں انبیا کے صفات ہونی چاہئیں۔ مگر اس جگہ یہ جان لینا چاہیئے کہ اللہ تعالی کے خلیفوں کو اللہ تعالی کے اسمار کا علم ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کے قصہ میں بیان فرمایا ہے کہ آپ کو سب اسما کی تعلیم دی گئی تھی عام ازیں کہ اسماء مخلوق ہوں یا اسمار خالق۔ پس اس طرح کی تعلیم پیغمبروں اور اللہ کے خلیفوں کو ہوا کرتی ہے۔

سوال ۔ جو شخص معصوم ہے کیا اس شخص سے فیض حاصل کر سکتا ہی جو معصوم نہیں ہے
جواب ۔ نہیں حاصل کر سکتا ۔
سوال ۔ اس کی کیا وجہ ہے ۔
جواب ۔ اگر معصوم شخص اوس شخص سے جو معصوم نہیں ہے تعلیم پائیگا تو معصوم کے سب احکام میں بھی خطا کا شبہہ پیدا ہو جائیگا اس صورت مین اس کے کہنے کی تصدیق فرض نہ ہوگی ۔
سوال ۔ مہدیؑ جب خاتم دین ہیں تو کس چیز کو پوری فرمائیں گے ۔
جواب ۔ ہمارے پہلے بیانوں سے تم کو معلوم ہوا ہوگا ۔ کہ قرآن مجید میں کئی چیزوں کا بیان کیا گیا ہے مگر احکام قرآن چار قسم کے ہیں ۔ عقاید ۔ عبادات معاملات ۔ احسان ۔ عقاید وہ چیزیں ہیں جن کا پہلے بیان ہو چکا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ ایک ہے ۔ اوس کا کوئی شریک و مثل نہیں ہے اسکو علم ہے اور وہ قادر ہے ۔ زندہ ہے ۔ سنتا ہے ۔ دیکھتا ہے ۔ کلام کرتا ہے ۔ سب چیزوں کا خالق ہے ۔ ان چیزوں کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے عبادات سے مراد نماز روزہ حج ۔ زکوٰۃ ۔ جہاد وغیرہ ہے ۔ معاملات سے بیچنا خرید کرنا اقرار کرنا گواہی دینا ۔ ہبہ شفعہ وکالت حوالت وغیرہ مراد ہے احسان سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی ایسی عبادت کرو کہ اللہ تعالیٰ کو تم دیکھ رہے ہو ۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ خیال کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقاید ۔ عبادات ۔ معاملات کے احکام کے لوگوں کو تعلیم دی اور اس کو خوب سمجھایا مگر احسان کے احکام کی دعوت نہیں کی پس دین کا ایک حصہ جو احسان ہے اوسکے احکام کو مہدیؑ نے بیان فرمایا ۔
سوال ۔ احسان کے کیا کیا احکام ہیں ۔

جواب ۔ ترک دنیا ۔ صحبت صادقین ۔ عزلت خلق ۔ ذکر کثیر ۔ طلب دیدار خدا ۔ توکل ۔ ہجرت ۔ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ راہ خدا میں صرف کرنا وغیرہ ۔

سوال ۔ کیا ان احکام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمایا تھا ۔

جواب ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احکام کو بیان فرمایا ہے مگر ان احکام کے فرض و وجوب کو ظاہر نہیں فرمایا ۔ اور ان کی دعوت نہیں کی

سوال ۔ کیا یہ احکام قرآن و حدیث میں موجود ہیں ۔

جواب ۔ قرآن شریف میں سارے احکام موجود ہیں ۔

سوال ۔ پھر علماء نے ان احکام کو کیوں نہیں بیان فرمایا ۔

جواب ۔ علما نے عقاید و عبادات و معاملات میں بہت کچھ کوشش کی ہے اور بہت سی الجھنوں کو دور کیا مگر ان احکام کی طرف یا ان کو توجہ نہیں ہوئی یا اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دعوت نہیں کی ان کی تفصیل نہیں کی ۔

سوال ۔ کیا ان احکام سے ہر حکم کے لئے آیت قرآن موجود ہے ۔

جواب ۔ بیشک موجود ہے اس کو آیندہ بیان کرینگے ۔

سوال ۔ کیا مہدیؑ نے ان ہی احکام کی دعوت کی ہے ۔

جواب ۔ ہاں ان ہی احکام کی دعوت فرمائی ہے اور ان کو فرض گردانا ہے ۔

سوال ۔ آپ کا کیا نام ہے اور آپ کا کیا لقب ہے ۔

جواب ۔ حضرت کا نام محمد ہے اور آپ کا لقب مہدیؑ ہے ۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ وہ شخص جو میرے بعد خلیفۃ اللہ ہوگا وہ میرا ہمنام ہے ۔

سوال ۔ آپ کے ماں باپ کا کیا نام ہے ۔

جواب ۔ حضرت مہدئ کی ماں کا نام آمنہ ہے اور باپ کا نام سید عبداللہ ہے اور حدیث صحیح میں ذکر کیا گیا ہے کہ مہدئ کے ماں باپ کا یہی نام ہوگا۔

سوال ۔ حضرت مہدی علیہ السلام کا سلسلۂ نسب کہاں پہنچتا ہے۔

جواب ۔ حضرت امام حسینؓ کے پاس پہنچتا ہے۔

سوال ۔ حضرت مہدئ علیہ السلام کا سلسلۂ نسب بیان کیا جائے۔

جواب ۔ سید محمد مہدی علیہ السلام ابن سید عبداللہ بن سید عثمان بن سید خضر بن سید موسیٰ بن سید قاسم بن سید نجم الدین بن سید عبداللہ بن سید یوسف بن سید یحییٰ بن سید جلال الدین بن سید نعمۃ اللہ بن سید اسمٰعیل بن سیدنا امام موسی کاظمؓ بن سیدنا امام جعفر صادقؓ بن سیدنا امام باقرؓ بن سیدنا امام زین العابدینؓ بن سیدنا مولانا حضرت امام حسینؓ بن سیدنا مولٰنا امامنا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

سوال ۔ حضرت مہدئ کس جگہ اور کس سنہ میں پیدا ہوئے۔

جواب ۔ آپ کی ماں باپ شہر جونپور میں رہتے تھے آپ اسی شہر میں پیدا ہوئے۔ اور یہ شہر ہندوستان کے مشہور شہروں سے ہے روز دوشنبہ ۱۴ ماہ جمادی الاولیٰ ۸۴۷ھ ہجری میں آپ کا تولد ہوا شمس ولایت آپ کی تاریخ ولادت ہے۔

سوال ۔ آپ کے کچھ حالات بیان کئے جائیں۔

جواب ۔ آپ جب پیدا ہوئے آپ کے دونوں ہاتھ برہنگی کو ڈھانکے ہوئے تھے آپ کے مبارک جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی آپ کو سایہ نہ تھا۔ آپ کے رونے کی آواز سے سننے والوں کے دل نرم ہو جاتے تھے۔ آپ کے پیدائش کے وقت بت گر گئے۔ آپ جب پیدا ہوئے غیب سے یہ آواز سنائی دی کہ حق ظاہر ہوا اور باطل مٹ گیا اس آواز کو حضرت شیخ دانیال نے جو اس زمانہ میں بہت بڑے بزرگ تھے سن کر تعجب کیا۔ آپ نے اول جو بات کی تھی وہ یہ تھی کہ مہدی آیا جب

آپ کی عمر شریف اُس سن کو پہنچی کہ آپ کی کچھ تعلیم کیجائے تو آپ کے باپ حضرت
سید عبداللہؒ نے آپ کو شیخ دانیالؒ کے مدرسہ میں بٹھایا بالغ ہونے کے پہلے
آپ بہت بڑے عالم ہوگئے۔ شیخ کے مدرسہ میں بڑے بڑے علماء آتے تھے
اور آپ کی تقریر سے عاجز ہوتے تھے اخیر میں آپ کو اسدالعلماء کا خطاب دیا
آپ کا شہرہ دور دور کے ملکوں میں ہوگیا تھا کہ آپ کم عمری میں بہت بڑے
عالم ہیں۔ اس کے بعد آپ ہمیشہ خدا کی یاد میں رہتے دنیا کے کام کاج سے
آپ بےخبر رہتے تھے نماز کے وقتوں میں آپ کو اس عالم کی خبر ہوتی تھی اور وضو
کرکے نماز ادا فرماتے تھے بارہ برس تک آپ کی یہی حالت رہی اس زمانہ میں
آپ کی خوراک بہت کم تھی۔

سوال۔ آپ کے کیا اخلاق تھے۔

جواب۔ آپ بہت سچے وعدہ کے پکے۔ غریبوں کے غمخوار ناداروں کے مددگار
سخی۔ جواں مرد۔ حیادار۔ بڑے دانشمند و ہوشیار۔ نہایت عابد۔ پرہیزگار۔
امانت دار شخص تھے۔ غرض آپ کے اخلاق وہی تھے جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اخلاق تھے۔ اور آپ کے صفات وہی تھے جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صفات تھے۔

سوال حضرت نے اپنے مہدی موعود ہونے کا کب دعوے فرمایا۔

جواب۔ جب آپ کی عمر چالیس برس کی ہوئی آپ نے خدا کے حکم سے اپنے
مہدی موعود ہونے کا دعوے فرمایا۔

سوال۔ آپ کو خدا کا حکم کس طرح ہوا کرتا تھا۔

جواب۔ آپ کو جبرئیلؑ کے واسطے سے تعلیم نہیں ہوتی تھی بلکہ آپ کو اللہ تعالے
سے بلا واسطہ تعلیم ہوتی تھی۔ آپ جو کچھ فرماتے اور کام کرتے تھے خدا کے حکم سے

فرماتے اور کہتے تھے چنانچہ آپ سے یہ روایت مروی ہے کہ مجھ کو ہر روز اللہ تعالیٰ سے نئی تعلیم ہوتی ہے۔ اور میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے

سوال۔ آپ کو کس وجہ سے بلا واسطہ تعلیم ہوتی تھی اور جبرئیل کے واسطہ کیوں نہیں ہوتی تھی۔

جواب۔ پہلے ثابت ہو چکا ہے کہ جس کو جبرئیلؑ کے واسطے سے تعلیم ہوتی ہے وہ نبی ہوتا ہے اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی اور آپ خاتم نبوت ہیں پس اگر مہدیؑ کو بھی جبرئیلؑ کے واسطے سے تعلیم ہوگی تو آپ نبی ہو جائیں گے اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہیں رہ سکیں گے حالانکہ قرآن شریف سے آپکا خاتم الانبیاء ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ غرض امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی شخص کے لئے تعلیم جبرئیلؑ قابل تسلیم نہیں ہے۔ اسی واسطے مہدیؑ نے یہ دعوے کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے خود بلا واسطہ تعلیم دیتا ہے۔

سوال۔ جب حضرت مہدیؑ نے اپنے مہدی موعود ہونے کا دعوے فرمایا تو حضرتؑ کے دعوے کے کیا الفاظ تھے۔

جواب۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے دعوے کے یہ الفاظ تھے۔ کہ مجھ پر جو شخص ایمان لایا وہ مومن ہے اور جس نے میرا انکار کیا وہ کافر ہے۔

سوال۔ کیا یہ کفر شرعی ہوگا۔

جواب۔ بیشک یہ کفر شرعی ہوگا۔ کیونکہ خلیفۃ اللہ کا انکار کفر شرعی ہے۔

سوال۔ حضرت مہدیؑ نے مہدی ہونے کے دعوے پر کیا دلیل فرمائی ہے۔

جواب۔ دو دلیلیں پیش کی ہیں۔ ایک اتباع خدا دوسری اتباع محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

سوال۔ کیا مہدی موعود علیہ السلام نے یہ دعوے فرمایا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوں۔ اور مبین شریعت ہوں۔

جواب۔ یہی دعوے فرمایا کہ میں تابع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور مبین شریعت ہوں۔

سوال۔ مہدئ کس چیز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہیں۔

جواب۔ جو شریعت خدائے تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے اس کی آپ پیروی کرتے تھے۔ اور اس طرح پیروی فرماتے تھے جس طرح کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اسمیں سر مو فرق نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی میرے قدم بر قدم چلیں گے اور سر مو خطا نہ کریں گے یعنے جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا ہے وہی کرینگے۔ پس حضرت مہدی علیہ السلام نے وہی عمل کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتے تھے۔

سوال۔ کیا مہدئ کے سوائے کوئی دوسرا شخص بھی اس طرح کی پیروی کر سکتا ہے

جواب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیروی کی خبر خاص مہدئ کی شان میں فرمائی ہے اور یہ ظاہر فرمایا ہے کہ مہدئ میری پیروی میں خطا نہیں کریں گے پس مہدئ علیہ السلام اسوجہ سے کہ آپ معصوم ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔

سوال۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی ایسی پیروی نہیں کر سکتے۔

جواب۔ نہیں کر سکتے کیونکہ صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم نہیں ہیں تو ممکن ہے کہ ان کی پیروی میں خطا ہو جائے۔

سوال۔ کیا صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معصوم ہونا ثابت نہیں ہے۔

جواب - کوئی شرعی دلیل اُن کے معصوم ہونے پر موجود نہیں ہے اور نیز صحابہؓ مستقل صاحب دعوت نہیں ہیں اگر مستقل صاحب دعوت ہوتے تو ان کا معصوم ہونا واجب ہوتا کیونکہ مستقل صاحب دعوت کی تصدیق فرض ہوتی ہے اور جب وہ خاطی ہوگا تو اس کی تصدیق فرض نہ ہوگی۔

سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ سے مہدیؑ افضل ہیں۔

جواب - بیشک افضل ہیں اور اس کے دو سبب ہیں۔ اول یہ کہ مہدیؑ معصوم ہیں اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم نہیں ہیں۔ دوم یہ کہ مہدیؑ اللہ کے خلیفہ ہیں اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفے ہیں پس جو خلیفۃ اللہ ہے خلیفہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہے

سوال - اس کے پہلے یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ مہدیؑ کو بغیر واسطہ کے خدا سے فیض ملتا ہے اور روز اللہ تعالیٰ سے نئی تعلیم ہوتی ہے تو پھر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں پیروی کرتے ہیں۔

جواب - تم اس بات کو خوب سمجھ لو کہ ہر پیغمبر باوجود اس کے کہ وہ خدا سے اور جبریلؑ سے تعلیم پاتا ہے اپنے سے پہلے پیغمبر کا تابع ہوتا ہے چنانچہ حضرت داؤدؑ باوجود اس کے کہ آپ صاحب کتاب ہیں اور خدا اور جبریل سے فیض تعلیم پاتے ہیں مگر آپ حضرت موسیٰؑ کی شریعت پر عمل کرتے تھے اور خدا سے آپ کو اسی طرح کا حکم تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس کے کہ آپ خاتم پیغمبراں ہیں اور صاحب قرآن مجید ہیں مگر آپ کو اللہ نے یہ حکم دیا تھا کہ سب پیغمبروں کی ہدایت کی پیروی کرو وہ آیت شریفہ یہ ہے اولئك الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ - پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم سے سب پیغمبروں کی پیروی کی۔ اسی طرح حضرت مہدیؑ نے بھی باوجود اسکے

کہ آپ کو ہر روز خود اللہ تعالیٰ سے نئی تعلیم ہوتی تھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے اور اسی تبعیت تامہ کی وجہ سے
آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہیں۔

سوال۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں حضرت مہدی علیہ السلام
کے سوا کسی دوسرے کو بغیر واسطہ تعلیم احکام دینی ہوئی ہے یا ہوگی۔

جواب۔ مہدیؑ کے سوا کسی کو امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تعلیم
بلا واسطہ نہیں ہے کیونکہ مہدیؑ کے سوائے کوئی داعی الی اللہ اور خلیفۃ اللہ نہیں ہے

سوال۔ کیا اولیاء کاملین کو بھی تعلیم بلا واسطہ نہیں ہے۔

جواب۔ خدا سے تعلیم احکام اوسی شخص کو ہوتی ہے جو داعی الی اللہ ہو اور
جب عام اولیاء کاملین صاحب دعوت نہیں ہیں تو ان کے حق میں تعلیم بلا واسطہ
قابل تسلیم نہیں ہے۔

سوال۔ آپ کی تصدیق کے بعد کتنے احکام ہیں جن کو آپنے فرض گردانا ہے۔

جواب۔ ترک دنیا۔ ذکر خدا۔ طلب دیدار خدا۔ عزلت خلق۔ توکل صحبت
صادقان۔ ہجرت۔

سوال۔ ان احکام کے سوا اور بھی احکام فرض کئے ہیں۔

جواب۔ ہاں اور بھی فرائض ہیں دوسرے رسالوں میں تم پڑھ لوگے اپنی آمدنی کا
دسواں حصہ خدا کی راہ میں دینا بھی آپ نے فرض گردانا ہے۔ اور اسکے علاوہ
خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ دیگر فرائض کے بیان کا یہہ
محل نہیں ہے۔

سوال۔ نمازوں میں بھی مہدیؑ نے کوئی نماز بڑھائی ہے اور اسکو فرض فرمایا ہے۔

جواب۔ ہاں شب قدر میں جو رمضان کے مہینہ کی ستائیسویں ہے دو رکعتیں

فرض کی ہیں جس کو لیلۃ القدر کا دوگانہ کہتے ہیں۔

سوال۔ ترک دنیا و ذکر خدا وغیرہ کی فرضیت پر جو دلائل ہیں انکا بیان کیا جاوے۔

جواب۔ اس بات کو تم بہت یاد رکھو کہ مہدیؑ جب خلیفۃ اللہ ہیں تو آپ معصوم بھی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آپ کا معصوم ہونا بیان فرمایا ہے اور آپ پر ایمان لانا فرض ٹھرایا ہے کیونکہ جبتک آپکی اتباع نہ کیجائیگی ہلاکت وگمراہی دور نہ ہوگی۔ جب آپکی یہ کیفیت ہے تو آپ کا قول وفعل خود دلیل ہوگا پھر آپ کے قول وفعل پر دوسری دلیل کی ضرورت نہیں ہے مگر جن فرائض کو ہم نے ذکر کیا ہے ان کے قطعی ہونے اور ان کے فرض ہونے پر قرآن مجید کی آیتیں موجود ہیں۔

سوال۔ ترک دنیا پر کونسی آیت دلیل لائی جاتی ہے۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وتبتل الیہ تبتیلا امام رازی کہتے ہیں کہ تبتل سے دنیا کا ترک کردینا مقصود ہے کیونکہ جو شخص دنیا میں مشغول ہوگا وہ خدا میں مشغول نہیں ہوسکتا۔ اور نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن کان یرید الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم وھم فیھا لایبخسون اولئٓک الذین لیس لھم فی الاخرۃ الا النار یعنے جو لوگ دنیا کو اور اس کی آرایش کو چاہتے ہیں ہم ان کے اعمال پورے کردیتے ہیں اوسمیں وہ ٹوٹے میں نہیں رہتے انکے لئے آخرت میں سوائے آگ کے کوئی چیز نہیں ہے۔ پس جب دنیا کی خواہش کا بدلہ آگ میں جلنا ہے تو اس کا چھوڑنا فرض کردیا گیا ہے۔

سوال۔ ذکر خدا پر کونسی آیت دلیل لائی جاتی ہے۔

جواب۔ واذکروا اللہ قیاماً وقعودا وعلی جنوبکم یعنے اللہ تعالیٰ کی یاد کھڑے ہوئے بیٹھے ہوئے لیٹے ہوئے ہر وقت کرو اسی آیت سے ذکر خدا فرض ہوگیا ہے۔

سوال ۔ طلب دیدار خدا پر کونسی آیت ہے ۔
جواب ۔ من کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا و لا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یعنے جو شخص خدا کو دیکھنا چاہتا ہے وہ نیک عمل کرے اس نیک عمل سے ترک دنیا مراد ہے ۔
سوال ۔ عزلت خلق سے کیا مراد ہے اور اس کے فرض ہونے پر کونسی آیت ہے ۔
جواب ۔ عزلت خلق سے اون لوگوں سے جدا رہنا مراد ہے جو دل کو اللہ کی طرف سے دوسری طرف پھرا دیں اور دین کو کھیل بازی سمجھیں ۔ اللہ تعالے فرماتا ہے وذر الذین اتخذوا دینھم لعبا و لھوا غرتھم الحیاۃ الدنیا ۔ یعنے ان لوگوں کو چھوڑ دو جنھوں نے اپنے دین کو لہو و لعب بنا رکھا ہے انکو دنیا نے فریب دیا ہے ۔
سوال ۔ توکل کے فرض ہونے میں کونسی آیت ہے ۔
جواب ۔ اللہ تعالی فرماتا ہے فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین یعنے اللہ پر بھروسہ کرو کہ اللہ تعالی اپنے پر بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اس آیت سے توکل فرض ہے ۔
سوال ۔ صحبت صادقان کس آیت سے فرض ہے ۔
جواب ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وکونوا مع الصادقین یعنے تم سچوں کے ساتھ ہو جاؤ اس آیت سے صحبت صادقان فرض ہے ۔
سوال ۔ ہجرت کس آیت سے فرض ہے ۔
جواب ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا فاولئک ماواھم جھنم وساءت مصیرا یعنے جو لوگ کفار کے شہروں سے باوجود ضعف دین کے نہیں نکلے اون کو فرشتے کہیں گے کیا اللہ تعالیٰ کی زمین

تمھارے لئے وسیع نہیں تھی تم پر واجب تھا کہ تم ان شہروں سے نکل جاتے! ان لوگوں کے لئے دوزخ ہے اور بُری بازگشت ہے۔

سوال۔ عُشر سے کیا مراد ہے اور کس آیت سے فرض ہے۔

جواب۔ عشر سے مال کا دسواں حصہ نکالنا اور اس کو راہ خدا میں خرچ کرنا چاہیے اور یہ مال کسب سے پیدا کیا گیا ہو یا متروکہ ہو یا کسی نے بخش دیا ہو ان سب سے عشر نکالنا فرض ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانفقوا مما رزقنکم ومن طیبات ما کسبتم۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے خذ من اموالھم صدقۃ اس جگہ صدقہ سے زکوٰۃ مراد نہیں ہے کیونکہ دوسری آیتوں مین زکوٰۃ کا فرض ہونا ثابت ہو گیا ہے پس اس سے وہ صدقہ مراد ہے جو زکوٰۃ سے جدا ہے امام مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ دیا کرو۔ یہ حکم چونکہ خلیفہ خدا کا ہے اور ہمارے زمانہ تک اس کی روایت متواتر پہنچی ہے لہذا اس صدقہ سے مال کا دسواں حصہ ہی مراد ہے کیونکہ مبین شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے امام مہدیؑ نے جو معصوم ہیں اس کی تخصیص کر دی ہے اور امام معصوم کا قول دلیل حجت ہوتا ہے۔

سوال۔ اس قسم کا صدقہ کن لوگوں کو دینا چاہیئے۔

جواب۔ مسکینوں اور محتاجوں کو یہ صدقہ دینا چاہیئے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا والمولفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم صدقات فقرا اور مساکین کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے ہیں جو کہ صدقوں پر عامل مقرر کئے جائیں اور وہ لوگ بھی صدقات کے مستحق ہیں جن کی تالیف قلوب منظور ہے۔ اور غلاموں کے

آزاد کرنے اور تاوان ادا کرنے اور راہ خدا میں دینے اور مسافر کیلئے اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔

سوال۔ شب قدر میں جو دو رکعتیں فرض کی نیت باندھکر پڑھا کرتے ہیں یہ کس وجہ سے فرض کی گئیں۔

جواب۔ لیلۃ القدر کی تعیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی تھی اور اس کی تعیین میں خود صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اختلاف رہا ہے چنانچہ بعضے صحابہ یہ کہتے ہیں کہ یہ رات برس میں ایک مرتبہ آتی ہے اس کا کوئی مہینہ مقرر نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ رمضان کے آخری حصہ میں یہ رات ہے مگر اس کی تاریخ مقرر نہیں کی اور بعضوں نے بیان کیا ہے کہ رمضان کی تیئسویں تاریخ یہی رات ہے اور بعضوں نے ستائیسویں رات کو معین کیا ہے اور اکثر حنفیہ کا یہی خیال ہے مگر ان سب روایتوں میں سے کسی سے یقین نہیں ہے کہ لیلۃ القدر فلاں تاریخ معین ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس اختلاف کی وجہ سے کسی رائے پر یقین نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے کمال لطف سے اس رات کا مہدی موعود علیہ السلام کو علم بخش دیا۔ حضرت مہدیؑ نے اس بزرگ رات کے ظاہر ہونیکے شکریہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے دو رکعتیں جماعت کے ساتھ ادا فرمائیں چونکہ خدا کے حکم سے آپنے یہ رکعتیں ادا کی ہیں لہذا یہ رکعتیں ہمارے پاس فرض ہیں۔

سوال۔ کیا ان فرائض کا انکار کفر ہے۔

جواب۔ ہاں بیشک کفر ہے کیونکہ یہ احکام مخبر صادق یعنے مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان سے فرض ہوئے ہیں۔

سوال۔ کیا جس طرح مہدی علیہ السلام کے مہدی ہونے کا انکار کفر ہے اسی طرح ان احکام کا انکار بھی کفر ہے یا کچھ فرق ہے۔

جواب - کچھ فرق نہیں ہے جس طرح مہدی علیہ السلام کے مہدی ہونے کا انکار کفر ہے اسی طرح ان احکام کا انکار بھی کفر ہے۔

سوال - مہدی علیہ السلام کے مخالف کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب - مخالف مہدی علیہ السلام کے پیچھے کوئی نماز جائز نہیں ہے۔

سوال - نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا درست ہے یا نہیں۔

جواب - صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی ہے پس نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا نہ مانگنی چاہیئے بلکہ سجدہ میں آہستہ دعا کرنی چاہیئے۔

سوال - اگر مہدیؑ کی تفسیر اور ائمہ مجتہدین کی تفسیر میں اختلاف ہو تو کس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔

جواب - مہدی علیہ السلام خلیفۃ اللہ اور مخبر صادق ہیں اور خطا سے معصوم ہیں آپ کے حکم پر عمل کرنا فرض ہے مجتہدوں کے حکم کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ کیونکہ مجتہد خطا سے معصوم نہیں ہے۔

سوال - مہدیؑ کو ناصر دین کہنا یا خلیفۃ اللہ کہنا چاہیئے۔

جواب - ناصر دین وہ شخص ہے جو دین کی مدد کرے تو ہر عالم اور نماز روزہ کے احکام کو سکھانیوالا بھی ناصر دین ہو سکتا ہے پس آپ کو خلیفۃ اللہ خاتم دین داعی الی اللہ۔ تابع تام رسول اللہ کہنا چاہیئے۔

سوال - کیا حضرت مہدیؑ کو نبی و رسول مشرع کہہ سکتے ہیں۔

جواب - نہیں کہہ سکتے - کیونکہ قرآن مجید میں ثابت ہو گیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی صاحب شرع نہ ہوگا - پس آپ کو نبی مشرع کہنا

آزاد کرنے اور تاوان ادا کرنے اور راہ خدا میں دینے اور مسافر کیلئے اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔

سوال۔ شب قدر میں جو دو رکعتیں فرض کی نیت باندھکر پڑھا کرتے ہیں یہ کس وجہ سے فرض کی گئیں۔

جواب۔ لیلۃ القدر کی تعیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی تھی اور اس کی تعیین میں خود صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اختلاف رہا ہے چنانچہ بعضے صحابہ یہ کہتے ہیں کہ یہ رات برس میں ایک مرتبہ آتی ہے اس کا کوئی مہینہ مقرر نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ رمضان کے آخری حصہ میں یہ رات ہے مگر اس کی تاریخ مقرر نہیں کی اور بعضوں نے بیان کیا ہے کہ رمضان کی تیسویں تاریخ یہی رات ہے اور بعضوں نے ستائیسویں رات کو معین کیا ہے اور اکثر حنفیہ کا یہی خیال ہے مگر ان سب روایتوں میں سے کسی سے یقین نہیں ہے کہ لیلۃ القدر فلاں تاریخ معین ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس اختلاف کی وجہ سے کسی رائے پر یقین نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے کمال لطف سے اس رات کا مہدی موعود علیہ السلام کو علم بخش دیا۔ حضرت مہدیؑ نے اس بزرگ رات کے ظاہر ہونیکے شکر میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے دو رکعتیں جماعت کے ساتھ ادا فرمائیں چونکہ خدا کے حکم سے آپنے یہ رکعتیں ادا کی ہیں لہذا یہ رکعتیں ہمارے پاس فرض ہیں۔

سوال۔ کیا ان فرائض کا انکار کفر ہے۔

جواب۔ ہاں بیشک کفر ہے کیونکہ یہ احکام مخبر صادق یعنے مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان سے فرض ہوئے ہیں۔

سوال۔ کیا جس طرح مہدی علیہ السلام کے مہدی ہونے کا انکار کفر ہے اسی طرح ان احکام کا انکار بھی کفر ہے یا کچھ فرق ہے۔

جواب - کچھ فرق نہیں ہے جس طرح مہدی علیہ السلام کے مہدی ہونے کا انکار کفر ہے اسی طرح ان احکام کا انکار بھی کفر ہے۔

سوال - مہدی علیہ السلام کے مخالف کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب - مخالف مہدی علیہ السلام کے پیچھے کوئی نماز جائز نہیں ہے۔

سوال - نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا درست ہے یا نہیں۔

جواب - صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی ہے پس نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا نہ مانگنی چاہئیے بلکہ سجدہ میں آہستہ دعا کرنی چاہئیے۔

سوال - اگر مہدیؑ کی تفسیر اور ائمہ مجتہدین کی تفسیر میں اختلاف ہو تو کس حکم پر عمل کرنا چاہئیے۔

جواب - مہدی علیہ السلام خلیفۃ اللہ اور مخبر صادق ہیں اور خطا سے معصوم ہیں آپ کے حکم پر عمل کرنا فرض ہے مجتہدوں کے حکم کو چھوڑ دینا چاہئیے۔ کیونکہ مجتہد خطا سے معصوم نہیں ہے۔

سوال - مہدیؑ کو ناصر دین کہنا یا خلیفۃ اللہ کہنا چاہئیے۔

جواب - ناصر دین وہ شخص ہے جو دین کی مدد کرے تو ہر عالم اور نماز روزہ کے احکام کو سکھانیوالا بھی ناصر دین ہو سکتا ہے پس آپ کو خلیفۃ اللہ خاتم دین داعی الی اللہ۔ تابع تام رسول اللہ کہنا چاہئیے۔

سوال - کیا حضرت مہدیؑ کو نبی ورسول مشرع کہہ سکتے ہیں۔

جواب - نہیں کہہ سکتے - کیونکہ قرآن مجید میں ثابت ہو گیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی صاحب شرع نہ ہوگا - پس آپ کو نبی مشرع کہنا

درست نہیں ہے۔
سوال ۔اگر کسی نے آپ کو نبی مشرع کہا تو اس پر کیا حکم ہے۔
جواب ۔چونکہ آیت قرآن مجید کا منکر ہے۔پس وہ کافر ہے۔
سوال ۔جب مہدیؑ خلیفۃ اللہ۔داعی الی اللہ ہیں تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہین اور ہم رتبہ ہیں۔
جواب ۔ہر پیغمبر اللہ کا خلیفہ ہے اور داعی الی اللہ یعنے اللہ تعالی کے طرف بلاتا ہے پس خلیفۂ خدا اور داعی الی اللہ ہونے سے کوئی پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رتبہ نہیں ہوسکتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں سے بزرگ ہین۔
سوال ۔مہدیؑ کس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رتبہ ہیں۔
جواب ۔مہدیؑ اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رتبہ ہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع تام ہیں۔یعنے جو قول و فعل و حال رسول اللہ صلی اللہ تھا وہی قول و فعل و حال مہدی علیہ السلام تھا اور اس میں سرمو خطا نہیں تھی پس چونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع تام ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رتبہ و برابر ہیں۔پس جس نے ان دونو میں فرق کیا وہ کافر ہے۔
سوال ۔کیا ہمارے بزرگان قدیم کا یہی اعتقاد ہے۔
جواب ۔صحابہ مہدیؑ اور تابعین کے زمانہ سے یہی اعتقاد ہے۔
سوال ۔جس نے یہ اعتقاد نہیں رکھا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل کہا اور حضرت مہدیؑ کو کمتر کہا تو وہ کافر ہوجائے گا۔
جواب ۔جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدیؑ کو برابر نہیں کہا وہ

بیشک کافر ہے۔

سوال - ایمان کی ہمارے مذہب میں کیا تعریف ہے۔

جواب - اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمداً عبدہ ورسولہ کہنا اور جن چیزوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضروریات دین میں شمار کیا ہے ان کے حق ہونے کا اعتقاد رکھنا اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ امام مہدئ پیدا ہوے اور مہدیت کا دعوی کیا اور رحلت کی۔ پس ہمارے پاس مومن وہی شخص ہے جو ان سب امور پر ایمان لایا ہو۔

سوال - اعتقاد ہر زمانہ میں مقرر ہو سکتا ہے یا اس کیلئے کوئی خاص زمانہ ہی؟

جواب - اعتقاد زمانہ صحابہ و تابعین میں مرتب ہو سکتا ہے۔

سوال - کن چیزوں سے اعتقاد بن سکتا ہے۔

جواب - قرآن سے - حدیث متواتر سے - روایت مہدی سے جو کہ متواتر ہو بعضوں نے بیان کیا ہے کہ اجماع صحابہ و تابعین سے بھی ان امور کی تفصیل تمکو بڑے کتابوں میں نظر آئے گی۔

سوال - ہمارے مذہب میں صحابی کی کیا تعریف ہے۔

جواب - صحابی وہ ہے جو حضرت مہدی علیہ السلام سے ترک دنیا کے ساتھ بیعت کی ہو اور آپ کی صحبت میں رہا ہو۔ اور جس نے بغیر ترک دنیا حضرت کی تصدیق و بیعت کی ہے وہ صحابی نہیں ہے۔

سوال - حضرت امام علیہ السلام کی تصدیق و ترک دنیا کے بعد اگر کسی نے امام علیہ السلام کے ساتھ ہجرت نہیں کی ہے وہ بھی صحابی ہے یا نہیں ہے۔

جواب - صحابی تو ہے مگر وہ تارک فرض ہجرت ہے۔ ہاں اگر مہدی علیہ السلام نے خود اسکو وطن میں رہنے کی اجازت دی ہے تو وہ اس سے مستثنے ہے۔

سوال- حضرت امامؑ نے اپنے صحابہ میں کسی کو جنت میں داخل ہونیکی خوشخبری دی ہے یا نہیں۔

جواب- بارہ صحابیوں کو جنت کی خوش خبری دی ہے۔ اور وہ یہ ہیں:- بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؑ۔ بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ۔ بندگی میاں شاہ نظامؓ۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ۔ ملک برہان الدینؓ۔ ملک گوہرؓ۔ بندگی ملک معروفؓ۔ بندگی امین محمدؓ۔ بندگی ملک معروفؓ۔ بندگی میاں یوسفؓ

سوال- ان صحابہ میں کتنے صحابہ سب صحابہ سے افضل ہیں۔

جواب- پانچ ہیں۔ بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؑ۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ۔ بندگی میاں شاہ نظامؓ۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ۔

سوال- ان پانچوں صحابیوں میں کون افضل ہیں۔

جواب- دو صحابی افضل ہیں۔ ایک بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؑ۔ دوسرے بندگی میاں سید خوندمیرؓ۔

سوال- ان دونوں میں کون افضل ہیں۔

جواب- امام علیہ السلام کے صحیح روایتوں سے ثابت ہوا ہے کہ یہ دونوں صحابی ایک مرتبہ کے ہیں اور بندگی ملک الہدادؓ نے جو طبقہ تابعین میں مشہور رہیں یہی فیصلہ فرمایا ہے کہ بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؑ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ برابر ہیں۔ اور یہ فیصلہ ہماری قوم میں مشہور رہے۔ ان دونوں میں کمی وبیشی کا اعتقاد نرکھنا چاہیے

سوال- امام علیہ السلام کی کتنی بیبیاں تھیں۔

جواب- چار تھیں۔ بی بی الہدتی۔ بی بی بونجی۔ بی بی ملکان۔ بی بی بھیکا۔

سوال- امام علیہ السلام کو کتنے فرزند تھے۔

جواب۔ بندگی سید محمود ثانی مہدیؓ۔ بندگی سید اجملؓ یہ بچپن میں گزر گئے۔ بندگی سید علیؓ یہ شہید ہوگئے۔ بندگی سید حمید بندگی سید ابراہیم۔

سوال۔ امام علیہ السلام کو کتنی صاحبزادیاں تھیں۔

جواب۔ تین صاحبزادیاں ہیں بی بی فاطمہؓ بی بی اخوند ابڑبخیؓ۔ بی بی ہدیۃ اللہ۔

سوال۔ بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؓ کی ماں کا کیا نام ہے۔

جواب۔ بی بی الہدتیؓ ہے بندگی سید اجملؓ کی بھی ماں بی بی الہدتی ہیں اور مہدیؑ کی دو صاحبزادیاں بی بی اخوندا بڑبخیؓ اور بی بی فاطمہؓ بھی بی بی الہدتیؓ کے بطن سے ہیں۔

سوال۔ بندگی سید ابراہیمؓ کی ماں کا کیا نام ہے۔

جواب۔ بی بی بوبخیؓ ہے

سوال۔ بندگی سید حمیدؓ کی ماں کا کیا نام ہے۔

جواب۔ بی بی ملکانؓ ہیں اور حضرت مہدیؑ کی صاحبزادی بی بی ہدیۃ اللہ بھی آپ ہی کے بطن سے ہیں۔

سوال۔ بندگی میاں سید علیؓ کی ماں کا کیا نام ہے۔

جواب۔ بی بی بھان متی ہے۔

سوال۔ حضرت مہدی علیہ السلام کا دعوے کتنے برس رہا۔

جواب۔ برابر تیئیس ۲۳ برس رہا۔

سوال۔ حضرت مہدیؑ کا کس تاریخ اور کس روز انتقال ہوا۔

جواب۔ روز دوشنبہ تاریخ ۱۹ ماہ ذیقعدہ سنہ ۹۱۰ھ میں وصال ہوا۔

سوال۔ روضہ مبارک کس شہر میں ہے۔

جواب۔ شہر فراہ میں ایک عالیشان گنبد ہے اور خراسان میں مشہور ہے۔

سوال۔ بندگی میاں سید محمود رضی اللہ عنہ کو ثانی مہدی کہنے کا کیا سبب ہے۔

جواب۔ جب بندگی میاں سید محمودؓ حضرت مہدی علیہ السلام کو قبر میں رکھ کر باہر تشریف لائے آپ کی شکل وصورت مہدی علیہ السلام کی ہوگئی۔ جو صحابہ موجود تھے انھوں نے دیکھ کر یہ کہا کہ آپ کی ذات ثانی مہدی ہے۔

سوال۔ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان مسئلوں میں جو عبادات ومعاملات وعقاید سے تعلق رکھتے ہیں اور ان میں امام اعظم ابو حنیفہؒ اور حضرت امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اختلاف فرمایا ہے کچھ فیصلہ فرمایا یا نہیں۔

جواب۔ جو مذہبی کتابیں اسوقت ہماری قوم میں موجود ہیں ان میں عقاید۔ وعبادات ومعاملات کی تفصیل نہیں ہے مگر ایک روایت قوم میں مشہور ہے اور وہ یہ ہے کہ سب شرعی مسئلوں میں اُن اماموں نے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے خوب موشگافی کی ہے یعنے ان کو بہت صاف صاف بیان کیا ہے اور اُنکے سب پہلوؤں پر نظر ڈالی ہے ان میں غور کرکے ان مسئلوں پر عمل کرو جنمیں عالیت ہے اور اُن مسئلوں کو چھوڑ دو جن میں رخصت ہے۔ پس اس فیصلہ کو پیش نظر رکھ لیا جائے اور اس کے موافق عمل کرے۔ ہاں جن مسئلوں کو خود امام علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے اور اماموں کی رائے اُس کے خلاف ہے تو امام علیہ السلام کے فرمان پر عمل کرنا فرض ہے کیونکہ امام علیہ السلام معصوم ہیں اور اللہ کے خلیفہ ہیں اور حضرات ایمہ مجتہدین معصوم نہین ہیں۔ پس غیر معصوم کے حکم کو معصوم کے حکم کے مقابلہ میں چھوڑ دینا چاہئے۔

سوال۔ اگر کوئی حدیث امام مہدی علیہ السلام کے قول کے خلاف ہو تو کیا اس کو بھی چھوڑ دینا چاہئے۔

جواب۔ بیشک اگر خبر واحد ہو تو اوس کو چھوڑ دینا چاہئے۔

سوال۔ خبر واحد کی کیا تعریف ہے۔

جواب۔ خبرِ واحد لغت میں وہ حدیث ہے جس کی روایت ایک شخص نے کی ہو اور اصطلاحِ شرع میں خبر واحد وہ ہے جس میں متواتر کے شرطیں نہوں ایسی حدیث کے معنی یقینی نہیں ہوتے اور امامؑ کا جو قول و فعل ہے وہ یقینی ہے پس قول و فعل امامؑ اختیار کیا جائے اور خبر واحد چھوڑ دی جائے۔ اور حدیث مشہور کی حالت بھی یہی ہے کیونکہ وہ بھی خبر واحد ہے مگر تابعین صحابہ میں وہ مشہور ہو گئی ہے۔

سوال۔ حدیث متواتر کی کیا تعریف ہے۔

جواب۔ حدیث متواتر وہ ہے جس کی روایت بڑی جماعت نے کی ہو اور ہر طبقہ میں بڑی جماعت ہو یہ جماعت ایسی ہو کہ ان کا جھوٹی بات پر اکٹھا ہونا محال ہو اس سے علم یقینی ہوتا ہے۔

سوال۔ مہدی علیہ السلام کی روایت کی صحت کا کیا طریقہ ہے۔

جواب۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ نے عقیدہ شریفہ میں لکھا ہے کہ امامؑ نے فرمایا ہے کہ میری روایت کو قرآن مجید سے مطابقت کرو اور دیکھو اگر مطابقت ہو جائے تو وہ روایت مجھ سے ہے اور اگر نہ مطابقت ہو تو وہ روایت مجھ سے نہیں کی گئی ہے۔ غرض روایت مہدی علیہ السلام کی صحت اس طرح ہوگی۔

سوال۔ حدیث متواتر کے منکر کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ حدیث متواتر اور روایت امام علیہ کا جز متواتر ہو منکر کافر ہے۔ واللہ اعلم یہ مختصر مسائل بچوں کے لئے مفید ہیں اور ان کی تفصیل و شرح میں نے اپنے طویل رسالوں میں کی ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ رسالہ

بندۂ خاکسار سے پورا کرادیا فقط

اشرف بن السید علی بن الحافظ الاکمل و الفاضل الافضل

جدی و مولائی السید اشرف تغمدہ اللہ بغفرانہ و کرمہ

(حصۂ دوم ختم)

هو العلی

تنویر الہدایہ

قطعہ

تنویر ہدایہ ہے کہ تبلیغ کا مایہ — ڈھا دیتی ہے دنیا سے یہ بنیاد غوایہ
سرمایۂ ایماں کی حفاظت جو ہو منظور — ہے حصن حصین اسکو یہ تنویر ہدایہ

کتاب مندرجہ عنوان جس کو میرے والد محترم ذوالفضل والکرم مولائی واستاذی اشرف العلما بحرالعلوم علامہ سید اشرف صاحب شمسی مدظلہ العالی نے بغرض افادۂ عام وخاص اردو زبان میں تصنیف فرمایا ہے اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے۔ اسمیں ضرورت وجود مہدی موعود علیہ السلام کو دلائل نقلیہ وعقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور ان شرائط کا جواب دیا ہے جو فی الحقیقت قابل اشتراط ثبوت مہدی علیہ السلام نہیں ہیں نیز دہریت وفلسفہ کے سبب عدم ضرورت پر جو استدلال کیا جاتا تھا اسکی تردید کی ہے بلکہ اسکا استیصال فرمادیا اور امام ہمام مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُن احکام کو جو مذہب مہدویہ کے اصول وفرایض ہیں منقول براہین سے ثابت کیا ہے آخر میں مسئلہ تسویت پر ایسی محققانہ بحث کی ہے جس کو دیکھنے سے اُن تمام پیچیدگیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے جو اندنوں خاص اس مسئلہ میں پیدا ہو گئی ہیں۔

اگر انصاف سے ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مذہب مہدویہ میں درحقیقت اس پایہ کی اور ایسی جامع کتاب اردو میں تو کیا بلکہ عربی وفارسی میں بھی نظر نہیں آتی۔ علاوہ ازیں اسکو نہایت صحت وصفائی کے ساتھ عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپوانیکا انتظام کیا گیا ہے باوجود ان تمام خوبیوں کے اسکی قیمت پیشگی صرف ایک روپیہ ۱ للعہ اور بعد طبع ڈیڑھ روپیہ ۱ للعہ ۸ رکھی گئی ہے یہ کتاب تقریباً دس جزو پر ختم ہوگی سو خریداروں کے فراہم ہو جانے پر اسکا کام شروع کر دیا جائیگا۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواستیں مشتہر کے نام اس پتہ پر آنی چاہئیں چنچلگوڑہ حیدرآباد دکن۔ المشتہر سید علی یداللہی غفرلہ۔